ہندوستان بھر میں اہل سنت و جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے ؎

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیراً یُفَقِّہہُ فِی الدِّین

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

عام اغراض اخبار

(۱) اہل اسلام کو عموماً اور حنفیوں کی خصوصاً حمایت کرنا۔

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) روسائے عظام سے سالانہ چندہ ہے

(۵) عام خریداران سے سالانہ للعہ ششماہی عار

(۶) ممالک غیر سے ۱۰ شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی لی جائیگی یا وی پی کی اجازت۔

(۲) بے رنگ ٹکٹ واپس کیا جائیگا۔

(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

(۴) کوئی مضمون جسمیں تہذیب سے کام نہ لیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔

(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہونگے۔

(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونگے۔

(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ دراعیں شیخ برین امرتسر ہونی چاہیئے

جلد (۷) مطبوعہ ۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ ہجری مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ نمبر (۲۷)

دَر سے خالی آجتک دیکھا نہیں پھرتا ہُوا

(از جناب منشی عرفان علی صاحب رضوی بیسلپوری)

آمد خیر الوری کا چار سُو شہرہ ہُوا۔
جگمگا اٹھے دو عالم کہتے تھے جن و بشر
ہر در و دیوار سے آنے لگی پیہم صدا۔
ان کی آمد نے دیا عسرت کو عشرت سے بدل
بھیک لینے کے لئے حاضر ہوئی شاہ و گدا
بھیک کی منگتا ترے بھر بھر کے لائیں جھولیاں
وہ عطا حق نے کیا سرکار کو خلق عظیم؛
باغ میں جاکر جو دیکھا آپ ہی کا ذکر تھا
کیوں نہ بلبل چومنے غنچہ کے دہن کو بار بار
خاتمہ بالخیر اس کا جانیئے نام خدا

سر نگوں بت ہو گئے منہ کفر کا کالا ہوا
کس کے نور پاک کا عالم میں یہ جلوہ ہُوا
رہنما و رہبر ان شاہ جہاں پیدا ہوا
ہوگئی کافور ظلمت نور کا تڑکا ہُوا۔
ہر دو عالم میں تمہاری جود کا شہرہ ہُوا
در سے خالی آجتک دیکھا نہیں پھرتا ہُوا
جس کے باعث کل زمانہ بے درم بندہ ہُوا
غنچہ غنچہ وا ہُوا صلِّ علیٰ پڑھتا ہُوا
باغ میں کھلتا ہے وہ صلِّ علیٰ پڑھتا ہُوا
دم جدا جسکا ہونٹوں سے مصطفےٰ کہتا ہُوا

عاصیوں کی دستگیری کو جناب مصطفےٰ ؐ!
دامن اقدس میں عاصی کو چھپا لیجو حضور
رنج و غم سے چھوٹ کر سونا بلا آرام سے
رات دن کی آہ و زاری ہو پریشان تھا اگر
قبر میں جلوہ وہ دیکھا جسکی حسرت تھی مجھے
عیب جوئی مصطفےٰ کی جھونک دیتی نار میں
دیکھنے کو تکگیا عرفاں جو وہ پیارا دیا

زیر میزان آئیں گے پلہ اگر ہلکا ہُوا
بات ہی پھر کیا ہوئی گر حشر میں سوا ہُوا
آپکا بیمار فرقت مرگیا اچھا ہُوا
آپکا بیمار فرقت مرگیا اچھا ہُوا
آپکا بیمار فرقت مرگیا اچھا ہُوا
ہے تمہارا زہد و تقویٰ سے نجد یو دیکھا ہُوا
دشت طیبہ میں پھر دنگا لغت میں پڑھتا ہُوا

اطلاع

نیازمند ایڈیٹر ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء سے ۴ اکتوبر ۱۹۲۴ء تک امرتسر سے غیر حاضر رہا۔ بریلی علی گڈھ۔ دہلی۔ انبالہ وغیرہ سے ہوتا ہوا امرتسر پہونچا۔ میرے آنے پر اخبار لکھا جا چکا تھا لہذا عرس مبارک رضویہ بریلی کی کارروائی آئندہ درج اخبار کی جاوے گی ؎

(ایڈیٹر)

مسلمانوں میں ایک نئے فتنہ کا خطرہ

تقویۃ الایمان

امابعد! مندرجہ بالا دو عنوانوں کے دو مضمون اخبار روزانہ زمیندار میں شائع ہوئے ہیں۔ اول الذکر مضمون ۱۰ اگست ۱۹۲۳ء کے صفحہ کالم اول میں اور ثانی الذکر مضمون ۲۹ اگست کے صفحہ کالم ۳ پر۔ پہلا مضمون کسی بزرگ ادریس احمد صاحب کیطرف سے ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ کتاب تقویۃ الایمان بلاقیمت کثرت کے ساتھ شائع کی جارہی ہے اور آتش فتنہ مشتعل کی جارہی ہے۔ اور اس کی مخالفت بھی شروع ہوگئی ہے۔ گویا یہ ایک نیا فتنہ شروع کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب بخت درجہ عقاید اہل سنت وجماعت کو خراب کرنیوالی تصور کیگئی ہے۔ اس لئے سنت وجماعت کے مسلمانوں کو بجائے تقویۃ الایمان کے تفویۃ الایمان جانتے اور سمجھتے ہیں۔ عرب وعجم کے فتاوے اسکی تردید میں عرصہ سے لکھے جاچکے ہوئے ہیں۔ پس اسوقت فتنہ خفتہ کو پھر بیدار کیا گیا ہے۔ صاحب مضمون نے نہایت معقولیت کے ساتھ اس کا اظہار فرمایا ہے۔ ملخصاً۔

اس کے بعد دوسرے مضمون میں خاص اڈیٹر صاحب نے پہلے مضمون کی سختی سے تردید کرتے ہوئے تقویۃ الایمان والوں کی حمایت بے غایت فرمائی ہے۔ یہانتک لکھا ہے۔ کہ ہم ایسی بحث کو اپنے اخبار میں جگہ دینا ہرگز پسند نہیں کرتے ہیں بلکہ جو مضامین فریقین کے اس میں آئے ہوئے ہیں ہم نے ان کو تلف کردیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ ہم اہلحدیث اور احناف کو یکساں سمجھتے ہیں۔ اور مولوی اسمٰعیل شہید کا احترام کرتے ہیں۔ گو ہم کو ان کے عقاید سے اتفاق نہیں۔

فقیر راقم الحروف افسوس سے عرض کرتا ہے کہ اڈیٹر صاحب زمیندار کا یہ رویہ صحیح نہیں۔ دورنگی اچھی نہیں۔ جیسے پہلے آپ مرزائیہ کی مخالفت میں عرصہ تک کام کرتے رہے پھران کے ایسے فیوبیں ہوگئے کہ تمام لوگوں نے آپکو مرزائی سمجھ لیا۔ یہانتک کہ ان کے برخلاف مسلمانوں کے مضامین کو جگہ دینے سے انکار کردیا ہم سمجھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان کا کثرت سے بلاقیمت تقسیم کرنے کا بھی مطلب یہی ہے کہ مسلمان اس کتاب پر عملدرآمد کریں حالانکہ یہ وہ کتاب ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا ترجمہ اور شرح ہے۔ جسکی نسبت علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً فتاوے کفر لگا چکے ہیں۔ یہ وہی کتاب ہے کہ جس نے ہندوستان میں افتراق اور نفاق بین المسلمین پیدا کرکے کشت وخون تک نوبت پہنچائی اور فرقہ بندی کا بیج بودیا۔ یہ وہی کتاب ہے جس نے تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاءکرام رحمہم اللہ کو چمار سے ذلیل قرار دیکر سخت توہین کی۔ یہ وہی کتاب ہے جس نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر اس وقت تک کے تمام مسلمانوں کو گمراہ اور مشرک قرار دیا۔ یہ وہی کتاب ہے جس نے تمام انبیاء علیہم السلام اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ اور ارفع شان کو بڑے بھائی کا درجہ دیا۔ یہ وہی کتاب ہے جس نے حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہرہ کی زیارت کرنیوالے کو مشرک بتایا (العیاذ باللہ) علےٰ ہذا القیاس بہت سے خرافات اور خزعبلات اس میں درج ہیں۔ لہٰذا اس کتاب کی تردید میں مندرجہ ذیل کتابیں لکھی گئی ہیں مختصر فہرست یہ ہے:۔

(۱) معید الایمان بردّ تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد مخصوص اللہ علیہ الرحمۃ صاحبزادہ حضرت شاہ رفیع الدین علیہ الرحمۃ دہلوی (رشتہ دار قریبی مولوی اسمٰعیل)

(۲) تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ مصنفہ حضرت مولانا مولوی فضل حق علیہ الرحمۃ حنفی فاروقی خیرآبادی ہمعصر مولوی اسمٰعیل دہلوی۔

(۳) حجۃ العمل فی ابطال الحیل مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد موسیٰ علیہ الرحمۃ صاحبزادہ حضرت شاہ رفیع الدین علیہ الرحمۃ برادر حقیقی نمبرا۔

(۴) سیف الجبار مصنفہ حضرت مولانا مولوی فضل الرسول بدایونی علیہ الرحمۃ ہمعصر مولوی اسمٰعیل دہلوی۔

(۵) تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مصنفہ حضرت مولانا مولوی غلام دستگیر فاضل قصوری علیہ الرحمۃ مصدقہ ومقرظہ علماءکرام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً واکراماً۔

(۶) سبحٰن السبوح عن کذب مقبوح مصنفہ حضرت امام اہلسنت وجماعت مجدد مأتہ حاضرہ شاہ محمد احمد رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ بریلوی

(۷) سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ مصنفہ ایضاً

(۸) الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ مصنفہ ایضاً

(۹) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مصنفہ ایضاً مصدقہ علماءکرام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً۔

(۱۰) الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ مصنفہ حضرت شیخ العلماء والفقہاء مولانا السید احمد زینی دحلان علیہ الرحمۃ مفتی حنفی مکہ مکرمہ۔

(۱۱) السیوف الجبارۃ علی رؤس الفاسقہ مصنفہ حضرت شمس العلماء مولوی محمد عبداللہ صاحب خراسانی دہلوی مطبوعہ قیصریہ)

(۱۲) تنزیہ الرحمٰن عن شائبۃ الکذب والنقصان تصنیف حضرت جامع شریعت وطریقت مولانا مولوی احمد حسن صاحب خلیفہ حضرت شاہ امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہما۔

(۱۳) الرمح الدیانی علی رأس الوسواس الشیطانی پاتحول الوہابیہ فی سلک النجدیہ مصنفہ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد مصطفےٰ رضا خان بریلوی۔

(۱۴) شرح الصدور فی دفع الشرور تصنیف حضرت مولانا مولوی مخلص الرحمٰن چاٹگامی۔

(۱۵) میزان عدالت فی اثبات شفاعت تصنیف حضرت مولانا مولوی محمد سلطان کھٹکی۔

(۱۶) ہادی المضامین تصنیف حضرت مولانا مولوی حکیم اللہ دہلوی۔

(۱۷) ازالۃ الشرک تصنیف حضرت مولانا مولوی حکیم فخرالدین صاحب الہ آبادی۔

(۱۸) ہجوم الایمان بردّ تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت علماءکرام بریلویان۔

(۱۹) شرح تحفہ محمدیہ فی رد فرقۃ المرتدیہ تصنیف حضرت مولانا مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی۔

(۲۰) ذوالفقار حیدریہ علی اعناق وہابیہ تصنیف حضرت مولانا مولوی سید حیدر شاہ حنفی قادری متوطن کوچہ بھیج المعروف بہ پیر بھڑ والہ۔

(۲۱) رسالہ تحقیق توحید وشرک تصنیف حضرت مولانا مولوی محمد حسن پشاوری

(۲۲) رسالہ حیات النبی تصنیف حضرت مولانا مولوی شیخ محمد عابد سندھی مدرس بزرگ مدینہ منورہ

(۲۳) گلزار ہدایت تصنیف حضرت مولانا مولوی صبغۃ اللہ صاحب مفتی مدراس۔

(۲۴) سلاح المومنین فی قطع الخارجین تصنیف حضرت

مولانا مولوی سید لطف الحق ابن مولانا مولوی جلیل الحق قادری البتانوی۔

تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین تصنیف حضرت مولانا عبد اللہ بہارنپوری۔

رسم الخیرات۔ تصنیف حضرت مولانا مولوی خلیل الرحمٰن حنفی المصطفیٰ آبادی۔

سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح تصنیف حضرت مولانا مولوی ہدایت علی لکھنوی۔

سفینۃ النجات۔ تصنیف حضرت مولانا مولوی محمد اسلمی ساکن مدراس۔

نظام الاسلام۔ تصنیف حضرت مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب مدرس کلکتہ

تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین جامع فتاویٰ علماء دہلی و حرمین شریفین۔

قوت الایمان۔ تصنیف حضرت مولانا مولوی کرامت علی صاحب جونپوری۔

احقاق الحق۔ تصنیف حضرت مولانا مولوی سید بدر الدین رضوی حیدرآبادی

خیر الزاد الیوم المیعاد۔ تصنیف حضرت مولانا مولوی ابو العلا محمد الملقب خیر الدین مدراسی۔

نعم الانتباہ لدفع الاشتباہ مصنفہ حضرت مولانا مولوی معلم ابراہیم خطیب جامع مسجد بمبئی۔

دفع البہتان فی رد بعض احکام تنبیہ الانسان تصنیف حضرت مولانا مولوی محمد یونس صاحب مترجم عدالت شاہی دہلی۔

ہدایت المسلمین الی طریق الحق والیقین تصنیف حضرت مولانا مولوی قاضی محمد حسین کوفی (عربی)

آفتاب محمدی۔ تصنیف حضرت مولانا مولوی فقیر محمد علیہ الرحمۃ جہلمی پنجابی۔

گنگ جمعہ۔ تصنیف فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی راقم الحروف۔

میزان الحق برد رسالہ حق المیزان تصنیف فقیر راقم الحروف۔

انوار آفتاب صداقت نام تاریخی مبسوط کتاب قریب ۵۰۰ صفحات مصدقہ علماء کرام و صوفیاء عظام پنجاب و ہندوستان تصنیف فقیر راقم الحروف۔

نقل فتویٰ کفر

کتاب تقویۃ الایمان اور اس کے مؤلف مولوی اسمٰعیل دہلوی پر منجانب علماء کرام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و اکراماً

لاشک فی بطلان المنقول من تقویۃ الایمان وکونہ موافقاً للنجدیۃ ماخوذ من کتاب التوحید لقرن الشیطان وایضالہٗ نسبت تقویۃ الایمان مؤلفہ ان ھذا الدجال الکذاب مستحق اللعنۃ من اللہ تعالیٰ وملٰئکتہ واولی العلم من سائر العلمین ..... اعلم ان کلام ھذا الدجال کلہ سب للانبیاء والاستھزاء بسنن المرسلین وعلاوۃ بعلو شان المرفوع الذکر صلی اللہ علیہ وسلم بالدرجۃ القصوی لا یتصور المزید علیہا فھو ملعون مطرود ساقط من عین اللہ لیس فی الاسلام نصیب لمعاونیہ وناصریہ اجمعین لعنۃ اللہ بعلاج دمل القفار داواق الانجاد الخ

بلفظہ (ہیونچال بر لشکر دجال مطبوعہ لاہور ۱۳۰۳ھ)

مواہیر علماء کرام صفحہ ۹۸ سے ۱۳۰ تک

عبدہٗ عمر جمال شیخ مکہ معظمہ	احمد دحلان مفتی مکہ معظمہ
عبیدہٗ عبد الرحمٰن مکہ معظمہ	مفتی محمد الکتبی مکی۔ مکہ معظمہ
السید ابو مسعود حنفی المفتی مدینہ منورہ	محمد بالی خطیب مدینہ منورہ
سید یوسف العربی مدینہ منورہ	سید محمد ابو طاہر الصدیقی مدینہ منورہ
محمد ابو السعادات خطیب مدینہ منورہ	عبد القادر دیتاوی مدینہ منورہ
مولوی محمد اشرف خراسانی ولائتی۔ مدینہ منورہ	شمس الدین ولد عبد الرحمٰن مدینہ منورہ

بلفظہ کتاب انوار آفتاب صداقت صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴

کیا مولوی اسمٰعیل دہلوی شہید ہیں جیسے کہ وہابیہ کہتے ہیں؟ (جواب) ہرگز نہیں!

قوم وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی مؤلف تقویۃ الایمان کی بابت بیان کرتے ہیں کہ وہ کفار کے ساتھ جنگ کر کے شہید ہوئے تھے جو بالکل غلط بلکہ اغلط ہے۔ دیکھو تاریخ ہزارہ صفحہ ۲۲۶ سے ۲۳۷ تک اور کتاب فریاد المسلمین مطبوعہ ریاض ہند امرتسر ۱۳۰۷ھ م ۱۸۹۰ء

(اصل عبارت) "جرگہ یوسف زئی پر مولوی اسمٰعیل صاحب نے فتوائے جہاد کا اس واسطے دیا کہ وہ اپنی دختروں کا نکاح بدوں خاطر خواہ روپیہ لینے کے نہیں کرتے تھے خلیفہ سید احمد صاحب اور مولوی اسمٰعیل صاحب نے شرعی حکومت کے زور سے ان کی لڑکیوں کا نکاح حکماً کرا دیا وش میں لڑکیوں کا نکاح مجاہدین وغیرہ سے کرا دیئے اور خود بھی خلیفہ صاحب نے اپنے دو نکاح کر لئے مگر جرگہ یوسف زئی زبردست تھا۔ سرکش ہو گیا۔ مدت تک ان پر جہاد ہوتا رہا۔ بہت کچھ جدال و قتال کی نوبت پہونچی۔ مگر وہ ان سے مغلوب نہ ہوا۔ ایک روز بہت سے ملکی جمع کر کے مولوی اسمٰعیل دہلوی خود ان کے مقابلہ کو گئے۔ لڑائی شروع ہوتے ہی مولوی دہلوی کی پیشانی پر گولی لگی۔ شہید (قتل) ہو گئے۔ ع

کار ما آخر شد و آخر زما کارے نشد۔"

(بلفظہ فریاد المسلمین صفحہ ۲۳۸ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۶۰)

مندرجہ بالا تاریخی تحریر سے ثابت ہے کہ مسلمانوں پر خلاف شریعت مولوی اسمٰعیل دہلوی نے جہاد کا فتویٰ دیا۔ ہزارہا مسلمانوں کو ناحق قتل کروایا۔ اور آخر کو خود بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

یہ ہے آپکے قتل کا مختصر واقع۔ کیا شہادت کی تعریف یہی ہے؟ کہ مسلمانوں پر خلاف شریعت فتویٰ جہاد دے کر ان سے جنگ کرے۔ اور وہ انہیں مسلمانوں کے ہاتھ سے گولی لگ کر مر جاوے تو وہ درجہ شہادت کا پائے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ موت ہی حرام موت ہے پھر شہادت کیسی؟ ان کو شہید کہنا یا لکھنا ہی محض کذب کا استعمال کرنا ہے۔ اگر پورے حالات صحیح دیکھنے ہوں تو تاریخ ہزارہ۔ فریاد المسلمین۔ انوار آفتاب صداقت۔ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

بالآخر مسلمانان اہل سنت و جماعت خالص احناف کی خدمت

میں ادب سے گذارش ہے کہ وہ ہوش کریں۔ اپنے مذہب کی حفاظت کریں۔ مخالفین تمہارے درپے ہیں کہ تم کو گمراہ کریں یاد رکھو بحمایتِ تقویۃ الایمان کرامت دیکھو۔ خواہ مفت ملے یخواہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی دیا جائے اپنا ایمان بچاؤ اور یہ دعا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ ہمیشہ پڑھتے رہو۔

(راقم فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لدھیانہ)

ایک غیر مقلد کا پُر فریب وعظ

اور اُس کا مختصر جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(نمبر ۵)

اور تعجب بالائے تعجب تو یہ ہے کہ اس میرٹھی نامہ نگار عامل بالقرآن والحدیث کی اسلامی غیر تمندی تو اس قدر حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ کہ جہاں خلاف شرع کوئی بات سن یا دیکھ لیتا ہے۔ تو لرزہ اس کا نازک بدن تھرا جاتا ہے۔ اور اسکا موی دل پگھل جاتا ہے۔ اور اسکی پاک روح جسد اطہر میں لرز جاتی ہے۔ مگر افسوس کہ اسقدر سفید جھوٹ کہ حنفیوں کے ہفتہ وار اور ماہوار رسالوں اور اخباروں میں دنیا کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک شان میں اسقدر بدلا بائیاں کیجاتی ہیں۔ اور گالیاں دیجاتی ہیں اور بزرگان دین کی شان میں سخت سے سخت کریہہ الفاظ لکھے جاتے ہیں وغیرہ ذالک من الخرافات بولتے وقت جس کے مرتکب پر وعید شدید لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔ قرآن پاک میں وارد اور موجود ہے اس وعید شدید فرقان حمید کو دیکھ اور سنکر اس میرٹھی مقدس نامہ نگار کا شیشۂ دل چکنا چور نہیں ہوتا۔ اور اس کا نازک بدن نہیں تھراتا اور اس کی پاک روح نہیں لرزتی۔ آخر اس کی کوئی خاص وجہ ہوگی۔ جو دنیا کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ برادران قوم یہی اخبار اہلحدیث کے نامہ نگاروں کی مقدس اور پاک ہستیاں جنکو خاص نیابت رسول کا معزز فخر حاصل ہے اور جنکی وجہ سے دنیا میں نظام اسلام قائم ہے اور جن کے لئے قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ ارے ان کو نہ تو خدا کا خوف ہے اور نہ رسول کا ڈر اور نہ دنیا کی شرم یا اور نہ منہ میں اعتدال کی لگام۔ اور نام خادم اہلحدیث۔ ؎

کار شیطان میکنند نامش ولی
گر ولی این است لعنت بر ولی!

کام تو کریں شیطان کا اور نام ولی۔ اگر حقیقت میں ولی ایسی کا نام ہے تو ایسے پر خدا کی لعنت ہے اور فی الحقیقت اگر ان مقدس نامہ نگاروں کی پاک ہستیوں کی باتیں ذرہ برابر بھی اخلاص پر مبنی ہوتیں تو حنفیوں کے رسالوں اور اخباروں پر ایسا صریح اور جھوٹا الزام نہ لگاتے۔ بلکہ بہتر اور مناسب اور آسان طریقہ تو یہ تھا۔ کہ جو غیر مقلد وہابی نجدی ہمطرب الایمان پیشوایانِ مذہب و ملت کو گالیاں دیتا تو ایک طرف ہو کر اس مردود بے ایمان کی سرزنش کرتے اور بغرض اطلاع عوام اخباروں میں شائع کر دیتے کہ اگر پھر کوئی ایسا کریگا تو آج سے اس کو مردود۔ اور اس کے مصنف علیہ ما علیہ کو مطرود اور مغضوب بارگاہ الٰہی سمجھا جائیگا مگر وہ ایسا کرتے ہی کیوں۔ جنکو کہ جنکو یہ غیر مقلدین وہابی اپنا پیشوا اور رہبر تصور کرتے ہیں انہیں کا تو یہ سب کچھ ساختہ ہی پرداختہ رہتا ہے اور اُلٹے مکاری اور دغا بازی کا وعظ کہنا شروع کر دیتے ہیں جیسا کہ یہ میرٹھی مقدس نامہ نگار وعظ کہہ رہا ہے اور مفت کا رونا رو رہا ہے بس ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اس شر القرون میں انہیں چند غیر مقلدین اور سردار اہل حدیث جن کے اوپر کفر کا فتویٰ صادر ہو چکا ہے کی مقدس اور پاک ہستیاں جنکو نیابتِ رسول کا معزز فخر حاصل ہے اور قرآن پاک اور حدیث شریف کی سچے محب اور سچے فدائی باقی رہ گئے ہیں۔ اور قرآن پاک خاص انہیں معدودے چند غیر مقلدین کی پاک اور مقدس ہستیوں کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور انہیں مفسدین فی الارض کو اللہ تعالےٰ (خیر امت) کا پیارا لقب اور خطاب مرحمت فرمایا ہے اور انہیں چند غیر مقلدین اشر الناس سے اللہ تعالےٰ پکار پکار کر فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے غیر مقلدو۔ تمہیں تو سب سے بہترین امت ہو۔ جو تم خود اور اپنے چیلوں چانٹوں سے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہزاروں گالیاں دیتے اور دلواتے ہو۔ اور سؤر کتا۔ گوہ موت وغیرہ کی پاک لکھتے اور لکھاتے ہو۔ اے میرے پیارے غیر مقلدین وہابیو! تم سے ایک ایسی جماعت رہے جو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حبیب کو ہزاروں گالیاں دے۔ اور رسالوں اور کتابوں میں چھپوایا کرے۔ اور میرے مخلص شب بیدار تہجد گذار بندوں کو کافر مشرک بدعتی کہتی رہے۔ اور اے میرے پیارے غیر مقلدین وہابیو! تم میں سے ایک ایسی جماعت رہے جو مجھکو جھوٹا اور میرے حبیب کو بڑا بھائی ان کے خیال کو حالتِ نماز میں بیل اور گدھے سے بھی بدتر سمجھا کرے۔ بس بس اے میرے پیارے غیر مقلدین وہابیو تمہیں لوگ سب سے بہترین امت ہو۔ جنت الفردوس کا ورثہ تمہیں کو پہونچتا ہے۔ باقی سب کے سب محروم۔ اے میرے پیارے معزز غیر مقلدین وہابیو۔ میں تمہیں قیامت میں جنت الفردوس کا ٹھیکیدار اور چودھری بناؤں گا غلاظت میں لتھڑے۔ جنابت کی حالت میں۔ جنت کے بڑے دروازہ سے جا ہو گے بلا روک ٹوک اندر گھس جاؤ گے لیکن اتنا ضرور خیال رہے کہ میرے پاس بقول تمہارے سردار کے جنت میں تمہاری خدمت کے لئے حور و غلمان نہیں ہیں۔ البتہ میں نے خازن سے کہہ رکھی ہے تمہاری خدمت کا انتظام کر دیگا۔ اور اے پیارے غیر مقلدین وہابیو! بقول تمہارے مقدس سردار اہل حدیث کے جنت میں تمہاری حیثیت کے مطابق مجھ جیسے کنجوس بنئے بقال سے تمہاری خورد و نوش کا سامان تو ہو نہیں سکتا لہٰذا اس کا انتظام بھی پوری طرح سے میرا خازن ہی کر دیگا۔ فانتظروا! اے باد صبا میرا قاصد ہرگز نہیں ذرا تو ہی تکلیف گوارا کر کے میرے اس پیغام سے

نجدی سے جاکے کہہ دو کہ ان کو تو بادہ لے
کھیتی تمام حضرت اعظم کی چر گئے

کو نجدی کی قبر تک پہنچا دے۔

دوستو! اخبار اہلحدیث کیا ہے؟ میرے خیال میں تو وہ گویا بھاگر متی کا پٹارا ہے۔ جب سنو تو ایک نت نئی اور انوکھی بات۔ جب دیکھو تو ایک نیا شوشہ لئے اس کے مقدس نامہ نگاروں کے کذب بیانی کے تھرمامیٹر کا پارا تو مسیلمہ سے بھی دو چار ڈگری اوپر چڑھا ہوا ہے۔ سوا جھوٹ کے کوئی دوسری بات گویا لکھنا ہی نہیں جانتے۔ استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ایسے ہی لوگوں کو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے دجالون کذابون فرمایا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث شریف

ول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔
ون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم
ن الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباءکم
ایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنے آخر زمانہ
یں کچھ لوگ ہوں گے بڑے دھوکہ باز جھوٹے۔ تمہارے
اس وہ ایسی باتیں لاویں گے جو نہ تو تم نے سنی ہونگی
ور نہ تمہارے باپ دادوں نے۔ بچو ان سے اور دور
رو ان کو۔ تاکہ تم کو گمراہ نہ کر ڈالیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں
م کو۔"

دوستو! دیکھو یہ کیسی نصیحت ہے۔ خبردار ہوشیار کہیں
یر مقلدین وہابی نجدیوں کے الٹ پھیر میں نہ آجانا۔ خبردار
یرے عزیز دوستو اور بزرگو! غیر مقلدین کی صحبت بد
و زہر ہلاہل سے بھی بدتر سمجھنا چاہیے۔ جن
گوں میں یہ سب علامتیں موجود ہوں ان لوگوں سے
ہمیشہ دور رہنا چاہیے۔ منتخب کنز العمال میں ہے
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان
وجوھھم وجوہ الآدمیین وقلوبھم قلوب
الشیاطین۔ سفاکین للدماء لا یرعون عن قبیح
ن تابعتھم واربوک وان ائتمنتھم خانوک
یھم عارم وشابھم شاطر وشیخھم لا یامر
المعروف ولا ینھی عن المنکر السنۃ فیھم بدعۃ و
البدعۃ فیھم سنۃ۔ وذو الامر منھم غاو
فعند ذلک یسلط اللہ علیھم شرارھم فیدعوا
اخیارھم فلا یستجاب لھم رواہ الخطیب۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ
ونہہ تو اوس وقت کے آدمیوں کے آدمیوں کے سے
ہونگے۔ اور ہوں گے دل اون کے دل شیطانوں کے
ے خونریز نہ بچیں گے اور نہ بچا دیں گے بری بات
گر پیروی کرے تو ان کی تباہ کردیں وہ تجھکو اور
ر امانت رکھے تو ان کے پاس خیانت کریں بچے
ن کے شوخ ہوں اور جوان ان کے چالاک اور
بیباک۔ بڈھے ان کے نہ بھلی بات کا حکم کریں نہ بری
ت سے منع کریں۔ سنت ان میں بدعت ہو اور بدعت
ن میں سنت۔ اور جو ان میں سے صاحب حکم ہوں
واہ وہ عالم ہوں یا حاکم۔ گمراہ ہوں بس ایسے وقت
میں غلبہ دیگا انپر اللہ شریروں کو اور مقرر کریگا ان پر شریر
حاکموں کو پس نیک لوگ جو ان میں ہوں گے پکاریں گے
مگر کوئی ان کی نہ سنیگا۔ یہ کتنی بڑی سچی پیشگوئی ہے۔ جو
ٹھیک ٹھیک غیر مقلدین زمانہ موجودہ پر صادق آتی ہے
آج تمام ہندوستان میں اس سرے سے اس سرے
تک نظر ڈالو۔ غیر مقلدین کا کوئی بڈھا ایسا نظر نہیں آتا۔
جو لوگوں کو بھلی بات کا حکم کرے اور بری بات سے
منع کرے۔ حالانکہ ان کے اخباروں اور رسالوں میں بزرگان
دین خصوصاً حضرات مقلدین کو ابلیس اور جہنم کا کتا اور کافر
اور مشرک اور بدعتی تک کہا جاتا ہے۔ مگر کوئی بڈھا غیر مقلد
وہابی نجدی منع نہیں کرتا۔ غیر مقلدین کے بچے ایسے شوخ
اور شریر ہیں کہ حنفیوں کو چڑانے کے لئے خارج نماز
ولا الضالین کہنے کے بعد آمین چلا کر کہتے ہوئے بھاگ
جاتے ہیں۔ خاص ہمارے قصبے کے مالدار غیر مقلدین
کس بے رحمی سے حنفیوں کی زر امانت کو روزانہ کھاتے
ہیں۔ ہے کوئی بڈھا غیر مقلد جو آکر دریافت کرے۔ اور اس
حرامخوری سے منع کرے۔ اور غیر مقلدین ملحدین کے
جوالزن کا حال تو ہمارے قصبہ کے جلسہ غیر مقلدین
منعقدہ ۱۰ شعبان ۱۳۴۲ھ میں حضرات مقلدین بچشم خود
ملاحظہ کرچکے ہیں جسکا مختصر ذکر میں آگے چلکر کرونگا۔
اور بھی ایسے ہی لامذہبوں کی نسبت حضور انور صلے اللہ علیہ
وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ عن علی کرم اللہ وجہہ
عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس
زمان ھمتھم بطونھم وشرفھم متاعھم
قبلتھم نساءھم ودینھم دراھمھم ودنانیرھم
اولئک شرار الخلق لا خلاق لھم عند اللہ
رواہ الدیلمی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے ایسا زمانہ
آویگا کہ لوگوں کی تمام ہمت اپنے پیٹ بھرنے کی ہوگی
جس کے پاس مال ومتاع دنیا زیادہ ہو۔ وہی سب سے
بزرگ ہے۔ جورویں اون کا قبلہ ہوں اور درہم ودینار
ان کا دین یہ لوگ بری مخلوقات سے ہیں۔ ان کے لئے
اللہ تعالےٰ کے پاس آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

دوستو سنا آپنے ذرا خیال تو فرمایئے کہ کتنی بڑی یہ سچی
پیشگوئی حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ بجز
پیٹ بھرنے اور فریب سے غیروں کا مارنے اور خدا کی
پیاری مخلوق اور حضور پر نور کی امت مرحومہ کے گمراہ کرنے
کے اور تو غیر مقلدین کا کوئی دوسرا کام ہی نظر نہیں آتا۔
بس یہی ان کا دین وایمان ہے۔ برب کعبہ مولوی محمد حسین
صاحب بٹالوی سردار اہلحدیث پنجاب کا قول جو انہوں
نے مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث
کی نسبت اربعین غزنویہ کی تقریظ میں لکھا ہے آب زر
سے لکھنے کے قابل ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس کا
(یعنی مولوی ثناء اللہ مصنف تفسیر ثنائی کا) اہلحدیث
کہلانا اور اپنے مطبع اور رسالہ عقائد کا اور اخبار کا نام
اہلحدیث رکھنا محض ابلہ فریبی ہے۔ اور دھوکہ دہی ہے۔
جس سے اسکی غرض جہلائے اہلحدیث کو اپنے دام میں
لانا اور اس ذریعہ سے ان کا مال مارنا اور ٹھگ کھانا
ہے۔ حدیث نبوی کا یہ شخص درپردہ منکر ہے"۔

دوستو! غور کرو۔ جب سردار اہلحدیث جن کے ہاتھ میں
غیر مقلدین کے دین وایمان کی باگ ہے۔ ایسے غیر
نتھو خیرے غیر مقلدین کا کیا کہنا۔ انہیں تو پورے طور سے
رہزن دین وایمان خیال کرنا چاہیے۔ اس میں ذرہ
برابر بھی شبہ نہیں ہے۔ کہ اخبار اہل حدیث وغیرہ غیر مقلدین
کا دیگر اخبار جاہلوں کو پھانسنے کے لئے ایک خاص
فریب کا ہا جال ہے۔ جسکا گندم نما جو فروش متقی
ایڈیٹر جو اپنا پیٹ بھرنے اور پیسے اور سیدھے مسلمانوں
کا دین ایمان تباہ وبرباد کرنے کے لئے ہمیشہ جھوٹی
جھوٹی باتیں اپنے مفتری نامہ نگاروں سے لکھا لکھا
کر غریبوں کا مال لوٹ رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی
الابصار۔ (باقی آئندہ)

(مرسلہ ابو المحامد احمد علی حنفی مئوی
اعظمگڈھی۔

شیعہ کی شناخت

موجودہ زمانہ میں جتنے فرقے اسلام یا غیر اسلام کے ہیں
اپنے کسی ایک بزرگ کے نام سے مشہور ہیں۔ مثلاً اہلسنت
کے چار گروہ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی اور اہل بدعت کے
وہابی مرزائی۔ چکڑالوی۔ رافضی وغیرہ۔ مگر اہل بدعت نے
اہل سنت سے جدا ہو کر اپنے وساوس خیالی کی
پیروی کرکے سنت رسول اللہؐ کو تبدیل کردیا ہے۔ اور
اپنا مذہب ہی جدا بنا بیٹھے۔ اور فتوے بھی سنت کے

برخلاف لکھنو شروع کر دیئے اور بزرگان دین سے بدظن ہو گئے۔ الحمد للہ۔ کہ اہل سنت اپنے اسی عقاید پر مستقل قائم ہے جن کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مذہب وہی اچھا ہوگا جس پر میں اور میرے اصحاب ہونگے اور جو جماعت سے خارج ہوگا وہ داخل نار ہوگا۔ غیر مقلدین مذاہب خود مختار ہیں۔ بے لگام گھوڑے کی طرح پھرتے رہتے ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے۔ مرتد بھی غیر مقلدین ہو جاتے ہیں جو اسلام سے عیسائی یا آریہ وغیرہ وغیرہ مرتد فرقوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جبتک آدمی صحابہ کرام اور سلف صالحین کی جماعت میں داخل ہو کر مقلد ہو اسکا دل اسلام پر اطمینان نہیں پکڑتا۔ اسی واسطے اللہ صاحب نے فرمایا کونوا مع الصادقین۔ شروع سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک گروہ کسی بزرگ نام نامی سے مشہور ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ شیعہ نام کیوں پڑ گیا۔ نہ کسی صاحب کا نام نہ کسی علم و کتاب کا نام۔ نہ جناب رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میں شیعہ ہوں۔ نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میرا مذہب شیعہ ہے تو شیعہ اس تحقیق سے معلوم ہوا۔ کہ نہ اسلام ہے نہ دین ہے۔ نہ مذہب۔ کیونکہ یہ کسی شئے کی طرف منسوب نہیں ہوتا۔ عبداللہ بن سبا یہودی نے ان کا ایسا لقب مقرر کیا کہ جس جس جگہ یہ لفظ قرآن شریف میں آیا نشانہ عذاب ہوا ہے۔ اللہ رسول کے فرمان خواہشات کے پیرو ثابت ہوتے ہیں۔

ایسے لقب اور نام سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ ایسے ناموں اور الفاظ سے ملقب ہونا بہت بری بات ہے۔ گو شیعہ کے معنے گروہ کے ہیں۔

لیکن خدا تعالیٰ نے بھی جن گروہوں کو عذاب کیواسطے مقرر کیا اسی لفظ سے پکارا ہے۔ اگر اس گروہ کے دل میں کچھ ایمان ہے۔ تو اس لقب کو دور کریں۔ میں کہتا ہوں اگر شیعہ صاحبان اپنے ضالہ خیالات ترک نہیں کر سکتے تو یہ لفظ تو ترک کر دیں تاکہ ظاہراً نشانہ عذاب سے پوشیدہ رہیں۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ شیعہ آیا ہے۔ مندرجہ ذیل ہے۔ بغور ملاحظہ ہو۔

(۱) پ ۷ ع ۹۔ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا۔ اس حصہ آیہ کے اول آخر زمین آسمان کی طرف سے عذاب کا نزول ہے۔ یہ ٹکڑا جس کے معنے (یا ٹھیرا دیں تمکو شیعہ) مطلب یہ ہے۔ کہ شیعہ مقرر کر کے عذاب کردیں تو یہ ایک عذاب ہونے کی صورت ہے گو اس آیت کے تحت میں بہتر (۷۲) فرقوں کا ذکر ہے۔ مگر ہر ایک ناجی ثابت کرتا ہوا پوشیدہ ہے کہ جہنمی کون سے ہیں۔ لیکن گروہ شیعہ کو تو آیت ہی بتارہی ہے۔ کہ خاص عذاب والا گروہ ہے۔ خدا جانے کہ شیعوں بیچاروں کی ایسی عقل گم ہوئی کہ اپنا نام ہی شیعہ رکھ لیا۔ عزیزو ہوش کرو۔ اس نام کو جلدی ترک کر کے اہلسنت کہلاؤ۔

(۲) پ ۸ نصف۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا۔ تحقیق جن لوگوں نے تفرقے ڈالے اپنے دین میں اور ہو گئے شیعہ۔ یعنی جدا ہو گئے اس دین سے جس کے لئے حکم کئے گئے تھے (یعنی سنت سے) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت گمراہ فرقوں کے بارے میں ہے اور ابو امامہ کہتے ہیں حروریہ۔ خارجی۔ رافضی۔ جو شیعہ کہلاتے ہیں اسی میں شامل ہیں۔ یہاں بھی لفظ شیعہ نافرمانوں کیواسطے آیا ہے۔ فاعتبروا۔

(۳) پ ۱۴ شروع۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم کے پیشتر بھی شیعہ تھے۔ جن کیطرف نبی مبعوث ہوتے رہے۔ اور وہ رسولوں کو جھٹلا کر اور باطل کہکر مستحق عذاب ہوئے۔ شیعہ آخرین بھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو ٹھیک نہیں مانتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ وحی حضرت علی علیہ السلام پر آتی تھی۔ اور جبرائیل غلطی سے محمد صلعم کی طرف لیجایا کرتا تھا۔ گویا نبوت رسول سے انکار ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن چالیس پارہ تھا۔ دس پارہ اور چند آیات اڑا دی گئی ہیں۔ افسوس یہ کہ مکمل قرآن پیش بھی نہیں کر سکے اور نہ کبھی انہوں نے کسی کو دکھایا ہے۔ دیکھو اندرونی یہ خیال اور ظاہر میں شیعہ۔ دونوں طرف سے غضب الٰہی میں مستغرق۔ نعوذ باللہ۔

(۴) پ ۱۶ مریم۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا۔ اس آیت میں اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہر ایک شیعوں میں سے پہلے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا بہت سخت نافرمان ہوگا۔ اس کو اور پھر جوری باری کل شیعہ کھینچ کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔ یہ شیعہ اللہ کے نافرمان ہیں۔ اگر حق پر ہوتے تو ان سے عمل سنت ترک نہوتا۔ نہ یہ نماز پڑھتے ہیں اور اگر کوئی سو میں سے ایک پڑھتا ہے۔ تو وہ بھی بطور کسالی اگر صبح ہے تو شام نہیں۔ نہ ان میں کوئی حافظ نہ حاجی نہ عامل۔ اماموں کی پیروی کا دعوی تو کرتے ہیں۔ مگر صرف زبان سے ان کی پیروی کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اولیاء اللہ کے سخت دشمن ہیں۔

(۵) پ ۲۰ قصص شروع۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا۔ تحقیق فرعون نے زمین میں تکبر کیا۔ اور کردیا ان کو شیعہ۔ کمزور کیا ان میں سے ایک گروہ کو اور دوسرا زبردست جو ذبح کرتا ان کے بیٹے اور چھوڑتا ان کی عورتیں۔ اور یہ سب مفسد تھے۔ فرعون کے تکبر یعنے نافرمانی سے اس کی رعیت کو شیعہ کیا۔ جو ذلیل و ظلم پر آمادہ ہوئے۔ اسی طرح کرنے والے شیعہ نے جناب امیر المومنین امام حسین علیہ السلام کو فریب سے بلاکر میدان میں شہید کیا اور عورتوں کو چھوڑ دیا جن کو گرفتار کر کے لیگئے۔ اللہ ایسی مسلمانی سے بچائے جو شیعہ نام سے مشہور ہو۔ موجودہ شیعہ بھی مغرور اور متکبر ہیں۔ کہتے ہیں ماتم اور تعزیہ پرستی جنت میں لے جائے گی۔ نماز روزہ کی ضرورت نہیں۔ یزید تکبر سے اہل بیت کا دشمن ہوا۔ اور یہ تکبر سے صحابہ کرام و اہل بیت کے۔

(۶) پ ۲۰ ربع۔ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ۔ یہاں قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے جبکہ انہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا۔ ایک انکی قوم بنی اسرائیل سے اور دوسرا فرعون کی قوم قبطی سے تھا۔ قبطی بھی خدا کے نافرمان اور بنی اسرائیل بھی سخت منکر۔ بنی اسرائیل کے واسطے اللہ تعالیٰ نے کئی نبی مبعوث فرمائے۔ تاکہ ایمان لاویں۔ اور طرح طرح کی نعمتیں عطا کیں۔ مثلاً من و سلویٰ بچھڑے ہرن۔ دریائے نیل سے نجات۔ غرضیکہ منہ مانگی اشیاء حاصل ہوئیں۔ لیکن یہ ایمان کی طرف نہ جھکی بلکہ ان کے ساتھ

طرح طرح کے عذاب میں مشغول ہوئی۔ یہاں موسیٰ نے قبطی کو مکا سے مار دیا۔ لیکن بعد میں سخت پچھتایا اور اللہ کو یاد کر دعا مانگی کہ اے اللہ یہ شیطان کے اثر سے ہوا معاف کر۔ چونکہ نبی تھے اللہ نے معاف کر دیا۔ اگر شیعہ بنی اسرائیلی خدا کو منظور ہوتا تو موسیٰ توبہ کر کے بخشش نہ مانگتے۔ یہ ہے شیعہ کی خدا کے نزدیک قدر ومنزلت۔

(۷) پ روم مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا۔ اس سے پہلے یہ ذکر ہے کہ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میری پیدائش حنفیت پر ہے اور یہی دین مضبوط ہے۔ اسواسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا۔ فاقم وجهك للدين حنيفا۔ لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ ابراہیم کی حنفیت پر اہل سنت وجماعت ہی قائم ہیں۔ جو حنفی کہلاتے ہیں۔ پھر اللہ صاحب کی مہربانی یہ کہ اس جماعت کو حنفی اعظم بھی سنت کا ایسا پیرو کار عنایت کیا جسکی کنیت بھی حنیفہ ہوئی۔ گویا کہ سونے پر سہاگہ کا کام ہوا۔ یہ وہ امام اعظم ہیں کہ جن کے حق میں ارشاد ہے۔
لولا البعث بعث نعمان ابن ثابت وهو سراج امتی۔ (کتاب تذکرۃ الواعظین) پھر جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ سواد الاعظم کی پیروی کرو۔ جو جماعت سے نکلا آگ میں گرا۔

جماعت سے نکل جانے والے کی مذمت میں اور بھی بہت سی احادیث وارد ہیں۔ سواد الاعظم وہی ہے۔ جس پر صحابہ کرام اور سلف صالحین واہل سنت قائم ہیں دوسرے جماعت عظیم بھی یہی ہے۔

(۸) پ۲۳۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ۔ اور تحقیق اس کے شیعوں میں سے البتہ ابراہیم بھی تھا اس کے پہلے نوح کے نافرمانوں کے غرق ہونے کا ذکر ہے جو اللہ کے منکر تھے۔ توحید پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ شرک وفساد میں مبتلا تھے۔ اسی واسطے نوحؑ نے ان کے غرق ہونے کی دعا مانگی۔ اور قرآن شریف یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ شروع میں ابراہیم نے سورج چاند اور ستاروں کو خدا مانا۔ لیکن ان کے زوال اور غروب کو دیکھکر بے یقین ہو گیا۔ آخر خداوند تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ اگر تو مجھے سیدھا رستہ نہ دکھائیگا۔ تو مشرکوں سے ہو جاؤنگا۔ پھر توحید کی طرف راغب ہوا۔ اور حنفیت ظاہر ہوئی۔ تو یہاں یہ مطلب ہے کہ پہلے ابراہیم بھی نوح کے شیعوں میں تھا۔ مگر جس وقت آیا قلب سلیم لیکر اپنے رب کے پاس یعنی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ذات تجلی سے دل کو تسکین دی۔ اور نبوت کے مالک ہوئے۔ باپ اور قوم بتوں کی پرستش سے مانع ہوئے۔ بتوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اور توحید کی طرف رجوع رہے۔ اگر قلب سلیم نہ لاتا تو نوحؑ کے شیعوں میں سے تھا۔ جو طوفان آب میں غرق ہوئے۔ یہ ہے شیعہ کا احوال جو قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے۔ مختصر بخوف طوالت تحریر ہے۔

(مدرس محمد فیروز الدین خریدار نمبر ۱۲۴۲ حنفی نقشبندی۔ جماعتی۔ کمالیہ)

آریہ اور مسئلہ تناسخ

(نمبر ۲)

اگلے پرچہ میں ناظرین نے دیکھ لیا ہوگا کہ آریوں کی مسئلہ تناسخ پر سب سے بڑی دلیل کا جواب انکو سوامی دیانندجی کی تحریروں سے دیا تھا۔ مگر اب عقلی ونقلی دلیلوں سے بھی ثابت کئے دیتے ہیں کہ مسئلہ تناسخ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ کوئی آریہ دوست یہ اعتراض نہ کرے۔ کہ آپ کے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں ہے۔ سو اصل میں اختلاف کی اصلی وجہ یہ ہے کہ غذاؤں۔ ہواؤں۔ روشنی۔ ماں۔ باپ کی نیکی بدی۔ بیماری وصحت۔ رنج وغضب صحبت وتادیب۔ مذاہب۔ مطالعہ کتب۔ خوراک ولباس۔ ماں اور اس کی غذاؤں کے باعث جو وہ ایام حمل ودودھ پلانے میں کھاتی رہی ہے۔ بس اب یہ نکتہ اختلاف کے مسئلہ کو باطل ثابت کر رہا ہے۔ اگر اعمال کا نتیجہ تناسخ ہے۔ تو بتاؤ۔ ایشور روح اور مادہ میں فرق کیوں ہے۔ یہ بھی تو سماجیوں کے نزدیک ازلی اور ابدی ہیں۔ تو پھر اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ خدا روح اور مادہ پر حکمران ہے جس حالت میں ایشور نے روح اور مادہ کو پیدا نہیں کیا۔ تو وہ اس کا مالک کیوں ٹھیرا؟ اور ایشور نے کونسے عمل کئے تھے کہ اس کو ان دونوں پر فوقیت حاصل ہوئی۔ سورج چاند تاروں میں جو اختلاف ہے وہ کس اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہندوستان کی گیہوں افریقہ کی گیہوں سے بہت اچھی اور اعلےٰ ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ افریقہ اور ہندوستان کی زمین میں فرق ہے۔ تو بتاؤ اس فرق کا کیا باعث ہے۔ پھر یہ بتاویں کہ جب ایشور نے روح اور مادہ کو ترکیب دیکر مخلوق کیا۔ تو سب سے پہلے کونسی شئے عالم اجسام میں آئی۔ اگر کہو کہ انسان تو بتاؤ کن اعمال کی وجہ سے پیدائش میں ہی اشرف المخلوقات بنایا گیا۔ اور انسان بن گیا۔ اگر کہو کہ پہلے مخلوق تو تناسخ غلط۔ کیونکہ مخلوق پھر انسان نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اس میں اعلیٰ کی طرف ترقی کرنے کا مادہ ہی نہیں۔ اگر اس بحث کر دوسری طرف جاؤ اور کہو کہ انسان پہلے بنایا گیا تھا۔ تو وہ اشیاء جو مدار زندگی یعنی زندگی کا باعث ہیں تو ان کا پہلے موجود ہونا لازمی اور ضروری ہیں۔ کیونکہ ان کی عدم موجودگی میں انسان کی زندگی محال ہے۔ کیونکہ مخلوق پیدا نہیں ہو سکتی۔ جبتک اعمال نہ ہوں۔ اور اعمال اس وقت تک نہیں ہو سکتی جبتک زندگی کا قیام نہ ہو۔ اور زیست کی زندگی کیلئے یعنی قیام کے لئے مدار زندگی کا ہونا ضروری ہے پس جبتک انسان عمل کریگا۔ اسکی زندگی کے لئے غیر اشیاء یعنی مدار زندگی والی چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ اشیاء پیدا نہیں ہو سکتیں جبتک انسان کے اعمال نہ ہوں۔ پس ثابت ہوا کہ انسان کا زندہ رہنا محال ہے۔ کیونکہ جب اس کے مدار زندگی والی اشیاء موجود نہ ہونگی تو انسان کیسے زندہ رہ سکیگا۔

اس کے علاوہ اگر ہم تناسخ کو مان لیویں تو بہت نقصان عظیم پیدا ہوتے ہیں۔ جو غیرت مند انسان کے لئے قابل شرم وندامت کا باعث ہوتے ہیں مثلاً اپنے ماں باپ کے حق میں ظلم کرنا۔ اور بدکاری اور حرامکاری کی کثرت حد سے بڑھ جاتی ہے۔ ایشور کو چھوڑنا پڑتا ہے اور ایسے ایشور کو ماننا پڑتا ہے جو غیر قادر مطلق ظالم ہو۔ اور پھر ہم آریہ دوستوں سے سوال کرتے ہیں کہ تناسخ کے ماننے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے؟ ہمارے خیال میں تو تناسخ کو ماننے سے بہت سے نقصان ہوتے ہیں۔ اور فرض کرو کہ ہم نے تناسخ کو مان بھی لیا

اور تناسخ واقعی ٹھیک ہے تو پھر ایک شخص تناسخ کی رو سے دوبارہ دنیا میں آتا ہے۔ مگر اس انسان کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں جو سزا پا رہا ہوں کیا وجہ ہے۔ اور میں نے کونسا گناہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے سزا مل رہی ہے۔ تو ایسے تناسخ سے کیا فائدہ۔ کیونکہ جب اسے خبر ہی نہیں۔ کہ میں نے فلاں گناہ کیا تھا۔ اس واسطے مجھے یہ سزا مل رہی ہے یا ملی ہے۔ تو اس کو نصیحت کس طرح آسکتی ہے۔ بالکل اسے نصیحت نہیں آسکتی تب بھی تناسخ سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ سزا ملنے والے کو تو خبر ہی نہیں۔ کہ مجھے سزا کیوں مل رہی ہے سزا انسان کو اس لئے دیجاتی ہے۔ کہ اس کی اصلاح ہو مگر سزا ملنے والے کو تو خبر ہی نہیں۔ اس لئے کسی مجرم کی اصلاح تناسخ کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک شخص کو خبر ہی نہیں کہ اس سے ضمانت کیوں طلب کی ہے۔ اور اس کو اپنے قصور کا پتہ ہی نہیں۔ تو اس کو نصیحت کیونکر حاصل ہوگی۔ وید بھی تناسخ کا رد کرتا ہے۔ مگر آریہ لوگ پھر بھی نہیں مانتے اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ امیر لوگوں کے گھوڑے بیل وغیرہ بہت ہی خوش رہتے ہیں اور حیوانات یہ سزا محسوس نہیں کرتے بلکہ بہت خوش رہتے ہیں تو بھی تناسخ غلط ہے۔ ہمارے آریہ دوست ایسے ہی شور مچاتے رہتے ہیں۔ سوائے اسلام پاک پر بیہودہ اعتراض کرنے کے اور کچھ نہیں نہ ان کے وید میں کوئی خوبی ہے جسکو وہ پیش کریں اور اسلام کے مقابل ہوویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ کسی آئندہ مضمون میں ہم تناسخ کے نتائج اور نقصان اور تناسخ پر کافی روشنی ڈالیں گے اور آریہ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ انکا جواب دیویں گے۔

(خاکسار منشی محمد سعید خریدار الفقیہ از لائل پور)

اسلامی حکومت اور فتنہ مرزائیت

مسلمانان امرتسر کا عظیم الشان جلسہ

حکومت افغانستان کی شریعت نوازی کا اعتراف

انجمن حفظ المسلمین امرتسر کی طرف سے بتاریخ ۱۹ ستمبر ۲۴ئہ بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں ایک عظیم الشان جلسہ اس غرض کے لئے منعقد ہوا کہ نعمت اللہ خان مرزائی کی سنگساری کے واقعہ پر شرعی حیثیت سے غور و خوض کیا جائے جلسہ میں حضرات علمائے حنفیہ و علمائے اہل حدیث و ارکان خلافت اور علمبرداران تحریک تنظیم کے علاوہ ہر طبقہ اور ہر جماعت کے ہزاروں مسلمان موجود تھے۔ سب سے پہلے پیرزادہ مولوی محمد عبدالحق صاحب قاسمی مدیر القاسم امرتسر نے انعقاد جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد مرزائیوں کے بعض عقاید کفریہ پر روشنی ڈالی۔ اور بتلایا کہ آجکل مسلمان کہلانیوالے فرقوں میں سے صرف مرزائیوں کا وہ فرقہ ہے۔ کہ جس کی تکفیر پر دنیا بھر کے علماء کرام بحیثیت جماعت متفق اور متحد ہیں۔ دوسرے اسلامی فرقوں کے بعض علماء کی باہمی تکفیر بحیثیت جماعت نہیں بلکہ ان کی ذاتی اور انفرادی رائے ہے۔ اس لئے اس کو فتوے تکفیر مرزائیہ کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ اس سے متفقہ فتوے مشتمل بر تکفیر مرزائیت کی وقعت میں کوئی کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد آپنے احادیث صحیحہ سے ثابت کیا۔ کہ خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرتدین کو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قتل کیا ہے۔ اس لئے جو لوگ شرعی سزا کو سفاکی اور ظلم سے تعبیر کرتے ہیں وہ اعلےٰ درجہ کے سفاک اور ظالم ہیں۔ آپکے بعد مولوی سید عطاء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ کاش یہی تقریر رزولیوشن پیش ہونے پر انتخاب صدر کے بعد کی جاتی۔ خیر میں تجویز کرتا ہوں کہ جناب مولانا نور احمد صاحب اس جلسہ کی صدارت قبول فرماویں۔ چنانچہ حاضرین کے اتفاق رائے سے مولانا نے صدارت منظور فرمائی۔ ازاں بعد مولوی عطاء اللہ صاحب نے واقعہ سنگساری کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے حسب ذیل رزولیوشن پیش کیا۔

(۱) یہ جلسہ شہریار کابل کی اس کارروائی پر جو شریعت غرا کے احکام کی پابندی اور اجرائے حدود شرعی کے سلسلے میں کیگئی۔ کہ نعمت اللہ خان مبلغ مرزائی کو سنگسار کر دیا گیا نہ صرف استحسان کی نظر سے دیکھتا ہے۔ بلکہ عدالت شرعیہ کابل کا ممنون احسان ہے کہ اس نے ایک فتنہ عظیمہ سے اپنے ملک کو بچانے کیلئے نہایت دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اپنی دینداری کا پورا ثبوت دیکر افغانستان اور تمام دنیا کے مسلمانوں پر احسان کیا۔ اس رزولیوشن کی تائید میں جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر سابق اڈیٹر اخبار الفقیہ امرتسر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان اور افغانستان میں یہ نمایاں امتیاز ہے۔ کہ جہاں فرقہ بندی کا بازار گرم ہونے سے حکومت کو اپنے بقاء و استحکام میں بہت بڑی امداد ملتی ہے لیکن افغانستان کے غیور مسلمان مذہب میں معمولی سے معمولی اور ادنے سے ادنے تغیر کو بھی برداشت نہیں کرتے۔ پھر مرزائیت جیسے فتنہ عظیمہ کا فتح باب تو گویا حکومت کے استیصال کا مترادف ہوتا۔ اس لئے حکومت عالی افغانستان نے جو کچھ کیا ہے وہ سیاست ملکی اور اسلام کے بالکل مطابق ہے۔ آپکے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب نے دریافت کیا کہ آپکو یہ رزولیوشن منظور ہے؟ اس پر تمام حاضرین نے منظور منظور کی صدائیں بلند کیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر کسی کو اس سے اختلاف ہے تو کھڑے ہو کر اپنے خیالات کو ظاہر کر سکتا ہے۔ لیکن کوئی شخص مخالفت کے لئے نہیں اٹھا۔

پھر آپنے جناب صدر کی طرف سے مندرجہ ذیل باقی دو رزولیوشن پیش کئے۔ جو بالاتفاق رائے منظور کئے گئے۔

(۲) یہ جلسہ ان اسلامی اخبارات کو جو باوجود مرزائی نہ ہونے کے سلطنت خداداد کے اس قابل تعریف عمل پر نکتہ چینی کرتے ہیں سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ رزولیوشن نمبر ۱ کی نقل بذریعہ تار حضور شہریار کابل خلد اللہ ملکہ کی خدمت میں اور اس جلسہ کی کارروائی کی نقل اسلامی اخبارات کو بغرض اشاعت بھیجی جائے۔

نوٹ :۔ تار کے اخراجات پہلوان عبدالقادر صاحب نے عطا کئے۔

ہم تمام ہندوستان کی اسلامی انجمنوں اور جماعتوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ بھی اس قسم کے جلسے منعقد کرکے صدائے حق بلند کریں۔

(ارکان انجمن حفظ المسلمین امرتسر)

خریداران الفقیہ اخبار الفقیہ کی اشاعت بڑھا کر اخوت اسلامی کا ثبوت دیں (منیجر)

فتاوی

سوال نمبر ۱ - ایک شخص صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے اور مسائل شرعی سے واقف ہے۔ ساتھ ہی زمیندارہ بنک میں جس میں روپیہ سود پر لیا دیا جاتا ہے، میں حصہ دار بھی ہے۔ اور ملازم بھی بحیثیت سیکرٹری تنخواہ پہ کام کرتا ہے۔ مقررہ امام نہیں۔ وقتاً فوقتاً بوجہ عدم حاضری امام مقررہ کے امامت کراتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے صورت مذکورہ کے ماتحت نماز جائز ہے یا نہیں؟

(نوٹ) شخص مذکور کی تنخواہ خالص سود سے وضع کی جاتی ہے۔

(مرسلہ حکیم محمد حسن خریدار الفقیہ نمبر ۹۵۴)

جواب نمبر ۱ - ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے جب ایسا شخص امام ہو تو دوسری مسجد میں چلا جائے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ فتاویٰ قاضی خان صفحہ ۳۲ میں ہے اذا کان امام الحی زانیا اواکل ربوا لہ ان یتحول الی مسجد اٰخر۔ یعنی اگر امام زانی یا سودخوار ہو تو دوسری مسجد میں جاکر نماز ادا کرے۔ ایسے شخص کے پیچھے نہ پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(ابو رشید محمد عبد العزیز عفی عنہ خطیب وامام جامع مسجد مزنگ لاہور)

سوال نمبر ۲ - کہیں دعوت طعام وغیرہ ہو لے تو مجلس میں پہلے ملا قاضی لوگوں کا ہاتھ دہلایا جاتا ہے۔ یعنی انکے سامنے طشت رکھا جاتا ہے۔ اور انکا ہاتھ سب سے پہلے دہلایا جاتا ہے۔ بعد میں مجلس کے لوگوں کا ہاتھ دہلایا جاتا ہے۔ بعض اصحاب اس رواج پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ آیا یہ رواج از شرع شریف جائز ہے یا ناجائز اور جو طشت کے واسطے لوگوں کو مجبور کرتا ہے۔ از روئے شریعت کیا الزام اسپر عاید ہوتا ہے؟ جواب مدلل ہو۔

جواب ۲ - کھانے سے پہلے ہاتھ دہونے کے متعلق فقہاء کرام نے یوں تصریح فرمائی ہے۔ واداب غسل الایدی قبل الطعام ان یبدأ بالشبان ثم بالشیوخ وبعد الطعام علی العکس کذا فی الظهیریہ (عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۳۲) وقاضی خان نیز درمختار میں ہے ویبدأ بالشباب قبلہ وبالشیوخ بعدہ ملتقی (غایت الاوطار) اور کھانے سے پہلے جوانوں کے ہاتھ دہلائے ہاتھ دھلانے کے [illegible] کتب حقیقی ملا قاضی عالم [illegible] مولانا صاحب بریلوی ہیں۔ اور جب انبیا کی تعظیم وتکریم کا حکم ہے ان کے صحیح جانشین وورثا کی بھی تعظیم ضروری ہے۔ اور ان کی اہانت بحکم اہانتہ العلم والعلماء کفر کے منع ہے۔ اگر بوجہ ان کی تعظیم وتکریم کے ان کے ہاتھ دہلانے میں سبقت کی جائے تو یہ بدعت حسنہ ہوگی اور اسی طرح سادات کرام کا بھی حکم ہے۔ اس مسئلہ کی تصریح جامع الفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۴۲ میں بھی ہے۔ الاعمال بالنیات بموجب کا ثواب نیت پر ہے۔ ہاں اپنی تعظیم کا دعوے کرنا یا اپنے کو مستحق بنانا بہتر نہیں۔ هذا عندنا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(ابو رشید محمد عبد العزیز عفی عنہ امام جامع مسجد مزنگ لاہور)

سوال نمبر ۳ - کیا فرماتے علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رات کے وقت بہت سی عورات اپنے اپنے محلوں میں سے گوشہ ایک گوشہ دار مکان میں جمع ہوکر ان میں سے کوئی واعظ وعظ کرتی ہیں اور حاضرین نشیں بعدہ وہ سب آپس میں کچھ کچھ حمد ونعت پڑھتی ہیں اور حضرت رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے جشن میلاد ختم کریں۔ تو از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں۔ جواب سے ممنون ومشکور فرمائیں۔ فقط

جواب نمبر ۳ - جشن میلاد شریف جائز وباعث برکت وثواب ہے۔ مگر عورتوں کی آواز نامحرموں کے کان میں نہ پڑے۔ آہستہ آہستہ حمد ونعت وغیرہ پڑھیں اس سوال کا مفصل جواب ۲۸ اگست سنہ ۳۴ کے پرچہ میں گذر چکا ہے۔ فقط۔

(ابو رشید محمد عبد العزیز عفی عنہ امام مسجد مزنگ لاہور)

سوال نمبر ۴ - مسلمانوں کو اس زمانہ میں ہندوؤں سے سود لینا درست ہے یا کیا؟

سوال نمبر ۵ - ہندوستان اسوقت دار الحرب ہے یا دار الاسلام۔

جواب نمبر ۴ - ۵ - ان دو سوالوں کے متعلق خاکسار کچھ لکھنا نہیں چاہتا کیونکہ آجکل اخبارات میں اس کے متعلق عام بحث ہو رہی ہے۔ صرف اسی پر

سوال نمبر ۶ - تصدق کسکو کہتے ہیں اور [illegible] کے یہاں کی دعوت مسلمانوں کو کیا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۶ - درست ہے۔

سوال نمبر ۸ - جس جگہ بیٹی کی نسبت یا [illegible] کی جاتی ہے۔ اس کے ہاں پر اکثر مسلمان کھانا کھانا شرعاً ممنوع بتلاتے ہیں۔ اس کی کیا سند ہے؟

جواب نمبر ۸ - کھانا مشروع ہے کوئی ممانعت نہیں من انکر فعلیہ البیان۔ هذا عندنا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(ابو رشید محمد عبد العزیز عفی عنہ امام وخطیب جامع مسجد مزنگ لاہور)

سوال نمبر ۹ - عمرو نے اپنے کل احباب کے لئے زید کو خلیفہ انتخاب کر لیا۔ مابعد زید نے عمرو کے احباب کو علم فقہ یا مذہبی ترقی کے لئے کچھ امداد نہ کی۔ اور نہ اشاعت اسلام کے لئے کچھ ہاتھ بڑھایا۔ اگر وہ ممکن بھی تھا۔ لیکن عمرو نے خلیفہ زید کو مقررشدہ وظیفہ دیتا رہا۔ اور بحالت میں زید کو اپنے جان ومال سے مدد کرنے میں کمی نہ کی۔ اس جگہ دونوں فریق کے طرز عمل میں از روئے شرع کیا رائے قایم کی جاوے۔ اگر کسی ایک پر غلطی کا اظہار ہو تو کس پر ہو؟ دینائے اسلام کے خلیفہ کا طرز عمل اہل اسلام کی فلاح وبہبودی کے لئے از روئے شرع وانصاف کسطرح ہونا چاہئیے۔ اگر زید نے کل احباب کی رائے کے بغیر اپنے آپکو خلیفہ مقرر کر لیا تو از روئے شریعت درست ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۹ - بصورت صدق مستفتی عمرو کا طرز عمل محمود ہے اور زید کا مذموم۔ زید جس کام کیواسطے مقرر ہوا تھا۔ اسے واجب تھا کہ وہ اس کو پورا کرکے سبکدوش ہوتا۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینهیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم

تذکرون۔ دوسری آیۂ کریمہ میں ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر الخ بغیر مشورہ اہل اسلام ایسا شخص خود بخود خلیفہ نہیں بن سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(ابو رشید عفی اللہ عنہ)

سوال نمبر ۱۰۔ مذہب اہلسنت وجماعت کے نزدیک قوالی سننا کیسا ہے۔ جواب باصواب دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ (میاں عبداللہ الٰہی خریدار الفقیہ ۸۹)

جواب نمبر ۱۰۔ جب مولفات شرعیہ سے پاک ہو۔ تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ابو رشید عفی اللہ عنہ)

سوال نمبر ۱۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کلثوم کو اس کے شوہر زید نے بکر نے تینوں طلاقیں ایکساتھ دلا دیں۔ اور عدت کی مدت پوری ہونے کے پہلے بکر امام ولایتی عاقد بکر مذکور نے کلثوم کا نکاح خالد سے باندھ دیا ہے از روئے شرع شریف یہ نکاح حلال ہے یا حرام۔ اور اہل اسلام اس بکر کے ساتھ کسی قسم کا میل جول شربی وخلط ملط اسلامی رکھنے کے بارے میں کیا حکم رکھتا ہے۔ جواب سے ممنون ومشکور فرماویں۔

جواب ۱۱۔ یہ نکاح حرام ہے۔ فتاوی عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۰ مطبوعہ نولکشور کی قسم سادس المحرمات التی یتعلق بہا حق الغیر میں ہے۔ لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذلک المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج۔ یعنی کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی زوجہ سے نکاح کرلے۔ اور اسیطرح عدت میں۔ کلام الٰہی میں ہے۔ لا تعزموا عقدۃ النکاح حتے یبلغ الکتاب اجلہ الآیۃ بکر اور خالد اور جتنے لوگ اس نکاح میں شامل ہوئے۔ ان کے ساتھ میل جول شرعی رکھنا حرام ہے۔ جبتک وہ تائب نہ ہوں۔ ھذا عندنا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ واتم احکم۔ (ابو رشید محمد عبدالعزیز عفی عنہ)

> **یارانِ طریقت کو اطلاع**
>
> زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی پیر سید جماعت علیشاہ صاحب محدث علیپوری مدظلہ العالی آجکل علاقہ جرمن فوا الضلع لائلپور میں بخیریت رونق افروز ہیں اور صاحبزادگان علیپور شریف میں بخیریت ہیں ؛

یومِ وصال

عرس عالیجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین مجتہد وقت جناب حضرت صاحب مرشدنا ومولانا مولوی فقیر اللہ صاحب قادری بکوٹی

مورخہ ۳۔ ۴۔ ۵ صفر سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۳۔ ۴۔ ۵ ستمبر سنہ ۲۴ء کو حضور پیر بکوٹی کا عرس شریف بمقام کیوٹ شریف ضلع ہزارہ ہوا ہے۔ تین روز برابر ختم قرآن شریف اور ختم انبیاء شریف پڑھ کر حضور والا کے روح پر فتوح کو ثواب کا ایصال ہوتا رہا۔

وقتاً فوقتاً علماء کرام وصوفیان عظام کے مواعظ حسنہ سے بھی حاضرین محظوظ ہوتے رہے حاضرین کی تعداد تقریباً چار پانچ صد تک تھی۔ جن میں علماء کرام صوفیاء عظام ذی عزت سرداصاحبان قوم ڈھونڈ قریشی بابو لوگ شامل تھے۔

عقیدت مندوں نے غزل خوانی اور نعت خوانی سے اپنے دل کی آگ بجھائی۔ خاصکر بابو محمد جان صاحب کی نظم نے۔

"ہاں مدد کا وقت ہے یا پیر بکوٹی المدد"

حاضرین سے خراج تحسین وصول کیا۔ اور ہُو کے نعرے بلند ہوئے۔ جو کسی وقت بغرض اشاعت الفقیہ یہ نظم ارسال ہوگی۔

مہمانوں کی دو وقتہ قسم قسم کے کھانوں سے تواضع ہوتی رہی۔ حضور قبلہ پیر بکوٹی کے دو صاحبزادگان ہیں جو خورد سال ہیں۔ صاحبزادہ محمد عتیق اللہ صاحب جنکی عمر تقریباً ۱۲ سال ہے۔ سجادہ نشین ہیں جب مجلس میں تشریف لاتے رہے تو حاضرین پر خوب اثر پڑتا رہا۔ امید ہے کہ صاحبزادہ صاحب والد مرحوم کے صحیح جانشین ثابت ہونگے۔ خداوند تعالیٰ ہر دو صاحبزادگان کی عمر دراز کرے۔ اسوقت تمام کام لنگر ومہمان نوازی وغیرہ خطیب محمد صدیق صاحب بڑی تندہی سے کرتے ہیں۔

غرضیکہ مورخہ ۷۔ صفر سنہ ۴۳ھ کی صبح کو عرس شریف کا اختتام ہوا اور مہمانان رخصت ہوئے۔ یہ عرس شریف ہمیشہ تا بیجائے متذکرہ صدر میں ہوتا رہیگا۔ کام تعمیر روضۂ مبارک ومسجد شریف ومسافرخانہ شروع ہے۔ خداوند کریم جلد تکمیل کو پہنچاوے ؛

اپیلِ بخدمت جمیع اہلِ اسلام

ناظرین الفقیہ کوہاٹ کی مصیبت ناگہانی سے بخوبی واقف ہیں۔ اسوقت شہر میں تباہی اور بربادی کا سماں چھایا ہوا ہے۔ چند دکانیں کھلی ہیں۔ کوہاٹ کی مسلم پبلک سراسیمہ وپریشان ہے۔ بہت مسلمان بچے یتیم ہوگئے ہیں۔ بیوگان کے نالے دل ہلا دیتے ہیں۔ ہزاروں مسلمانوں نے اپنے مال وزیورات وغیرہ بطور رہن یا امانت ہنود کے پاس رکھا ہوا تھا اب وہ ہندو سرمایہ اور بعض مال واسباب لیکر بھاگ گئے ہیں۔ اور بعض آگ اور لوٹ کی نذر بتاتے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے دکاندار جو دکان کی آمدنی پر اپنے کنبے کے نان ونفقہ کا انحصار رکھتے تھے۔ وہ بالکل تباہ اور برباد ہوگئے ہیں۔ انکو لئے کوئی فوری امداد کا بندوبست نہ کیا گیا تو مزید تکلیف وفاقہ کشی کا شکار ہونگے۔ غرضیکہ مسلمان بے اندازہ تباہی کا شکار ہو چکے ہیں۔ آئندہ مقدمات پر ستم رسیدہ مسلمانوں کے لئے بہت سے مصارف ہونگے جن کے متعلق عجیب وغریب واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اسپر طرہ یہ کہ ہنود حضرات ان پر اپنی ریشہ دوانیوں سے طرح طرح کی ہیں ان تمام مشکلات کا سامنا کرنے کیلئے معقول مالی امداد کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ جمیع اہل اسلام اس نازک موقع پر کوہاٹ کے ستم رسیدگان کی امداد کیلئے پوری فراخدلی کا ثبوت دیں گے ترسیل زر بنام سیکرٹری دفتر مسلمان ستم رسیدگان۔ کوہاٹ ہو۔

> **مبارک**
>
> ہمارے شہر کے خاندانی رئیس اعظم جناب میاں شیخ غلام صادق صاحب مرحوم کے صاحبزادہ شیخ محمد صادق صاحب دوبارہ انتخاب پنجاب کونسل میں بمقابلہ خواجہ غلام حسن صاحب نہایت شاندار کامیابی کی کامیاب ہوئے۔ ہم اس کامیابی پر اپنے مکرم دوست کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ؛ (ایڈیٹر)

مرکز ودود اسلام جماعت رضائے مصطفےٰ کی جدوجہد

قبول اسلام

مندرجہ ذیل اشخاص نے جناب مولینا مولوی اسلام اللہ صاحب رکن جماعت مبارکہ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے۔

سابق نام دولت رام۔ اسلامی نام اکرام اللہ خان
بھگوان داس انعام اللہ خان

(مرسلہ قاضی محمد احسان الحق صاحب ناظم مرکز ودود اسلام جماعت رضائے مصطفےٰ آگرہ)

ضروری گذارش

کتاب جوابات مقصد مصنفہ جناب مولانا محمد میران حسین صاحب عم فیضہ جو نسخے جزوی اور کتاب سراج الہدایت مصنفہ جناب مولانا عبد القدوس صاحب گلشن آبادی عم فیضہ جزوی ہے۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو کتاب اول الذکر کی قیمت ۸ اور موخر الذکر کی قیمت ۶ پیش دونگا۔ بشرطیکہ کتاب مذکور نامکمل اور بوسیدہ وخراب نہ ہو۔ پتہ ذیل پر وی پی ارسال فرمائیں۔

(ابو المحامد احمد علی حنفی محلہ قاسم پورہ۔ مؤناتھ بھنجن ضلع اعظمگڈھ)

خریداران الفقیہ:۔ خط وکتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔

مذہبی تبلیغ کا بہترین صحیفہ حیرت انگیز تاریخی واقعات کا آئینہ علمی مضامین کا قیمتی خزانہ نثر ونظم کا دلچسپ نیز علمی لطائف کا مفید مجموعہ۔ کثیر الاشاعت مقبول اور گلہائے مضمون کا ہندوستان بھر میں واحد گلدستہ

"الکمال"

ہے

عرصہ سے ملک وقوم کی خدمت کر رہا ہے اور ۷۲ صفحات سالانہ پیش کرنیوالا۔ ہمیشہ باقاعدہ طور سے شائع ہوتا ہے۔

قیمت سالانہ تین روپیہ۔ نمونہ مفت طلب کریں

پتہ:۔ مینجر رسالہ الکمال۔ لاہور

فہرست کتب

مصنفہ حضرت قبلہ مولٰنا احمد رضا خانصاحب بریلوی مدظلہ العالی

النہی الاکید۔ یہ رسالہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز ممنوع وناروا ہونے کے بیان میں ہے۔ ۴ر

دین حسن۔ حقانیت اسلام میں نہایت جامع ومدلل کتاب اس میں خود ہنود ونصاریٰ کی کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام سچا ہے۔ ۳ر

انور البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ۔ اسمیں مسائل حج وزیارۃ روضۂ انور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم درج ہیں۔ ۳ر

دشت کربلا۔ بیان شہادت میں ایک نایاب کتاب روایات صحیح ایک مجلس میں آسانی ختم ہونے والی ہے۔ ۳ر

حدائق بخشش حصہ اول اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ قدس سرہ العزیز بریلوی کا نعتیہ دیوان حصہ اول ۶ر حصہ دوم ۸ر

نگارستان لطافت۔ مولانا مولوی حسن رضا خانصاحب مرحوم کی بیان میلاد مبارک میں بینظیر کتاب ۵ر

آئینہ قیامت۔ حضرت مولانا موصوف کی بیان کردہ واقعات کربلا میں معتبر کتاب ۴ر

ذوق نعت۔ مولانا مرحوم کا نعتیہ دیوان ۱۲ر

تدبیر فلاح ونجات واصلاح مسلمانان ہند کی ترقی وفلاح کی صحیح تدبیریں۔ اور علمائے ربانی کی او رقعت رائیں جن سے روز روشن کیطرح واضح ہوجائیگا کہ مسلمانوں کے مصائب کا اصلی راز کیا ہے۔ اور انکی اپنی نیز ترکی سلطنت کی امداد کا کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ ۲ر

الملفوظ حصہ اول ملفوظات حضور پر نور حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانان عالم کے لئے ایک اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل ہے۔ ۸ر

کشکول فقیر قادری۔ وصایا حضور پر نور غوث الثقلین مجمع البحرین غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ارشادات عالیہ اعلیحضرت مجدد بے مثل ہے ۵ر

اربعہ متناسبہ۔ اعلیحضرت موصوف کے چار رسالوں کا مجموعہ ۲ر

پتہ:۔ مینجر الفقیہ امرتسر۔

شجرۂ منطقیہ

بزبان اردو سلیس عبارت میں نہایت جانفشانی اور محنت شاقہ کیساتھ طلباء کی آسانی کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ غالباً آپنے ایسا نقشہ دیکھا تو کیا بلکہ سنا بھی نہ ہوگا۔ اور یہ نقشہ گلدستہ کی صورت میں بنایا گیا ہے۔ جو امیروں کے کمروں میں شیشہ اور چوکھٹہ کے اندر بغرض نمائش مکان لگایا جاسکتا ہے۔ اور یہ نقشہ بہت بڑا ہے طول ۲۴ انچ اور عرض ۵ء۳ انچ اور اس میں خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ مسائل تصور یہ اور تصدیقیہ علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ اور علم وتصدیق کسکو کہتے ہیں اور دلیل استقراء تمثیل معرف قول شارح کیا چیز ہیں۔ جہاں یہ نقشہ لگایا جائیگا وہاں صغریٰ کبریٰ ایساغوجی میزان منطق قال اقول شرح تہذیب قطبی وغیرہ وغیرہ کتب منطقیہ کی کچھ بھی ضرورت وحاجت نہیں جہاں ایکمرتبہ آپنے نقشہ کیطرف نظر اٹھائی اور تمامی مسائل منطقیہ دست بستہ نظروں کے سامنے حاضر۔ باوجود ان اوصاف کثیرہ کے فی نقشہ در کاغذ لکھائی چھپائی قابل دید۔ یہ نقشہ سے کم کا ہدیہ نہ ہوگا۔ ایکمعمولی محصول ڈاک آنے چاہئیں۔

ارتداد الوہابیین

فیض آباد کے ایک نادری غیر مقلد نے ایک رسالہ تکفیر المبتدعین لکھا ہے جسمیں حضرات مقلدین جن میں بڑے بڑے صلحاء وعلمائے کرام محدثین وفقہاء ومشائخ رضی اللہ عنہم شامل ہیں بلکہ خود وہابیوں کے آباؤ اجداد بھی شامل ہیں جنکو مشرک اور ابلیس وغیرہ ناموں سے مخاطب کرکے اپنی خبث باطنی اور اپنے فرقہ باطلہ کا مذہب ضالہ معتقدہ متعددہ نادیہ کی اصلیت اور رفض ظاہر کی ہے۔ اس ایک کتاب کے اندر وہ مقدمات تصنیفہ جداگانہ جو فیما بین غیر مقلدین بدین اور حضرات مقلدین ہوئے ہیں اور غیر مقلدین محمدین حنفیوں کی مسجدوں کی جھگڑا کرتے ہیں کبھی اور شر وفساد وہنگامہ کرنیکی وجہ سے قید سخت اور مچلکہ وضمانت کی ایکطرفہ سزائیں ہوتی ہیں مع نام فریقین تاریخ فیصلہ ونام حاکم ودفعات تعزیرات ہند وشہر وقصبہ واتخاب تجاویز وغیرہ وغیرہ درج ہیں اور دورافتادہ حضرات کو ان مقدمات کی مسلکوں کا پتہ چلانا اگر محال نہیں تو ناممکن ضرور ہے۔ ہر حنفی کے مکان میں یہ کتاب ہونا ضروریات دین سے ہے۔ برادران احناف خود پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں اور اہل محلہ کو دکھلائیں اور جلد از جلد خرید فرمائیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ۔ باوجود ان اوصاف کے فی جلد قیمت ۸ر ۔ دو جلد کے خریدار سے ۱۴ر اسکے خریدار سے ۔۶ر لیجائیگی۔ پتہ:۔ مینجر الفقیہ امرتسر (پنجاب)

شاندار اسلامی کتب

القصیدۃ الیوسفیہ لقادری القصیدۃ الغوثیہ — شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے بعد میں ہر ایک شعر کی پوری شرح کر دی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ خوشنما۔ کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۸ر

فیصلہ علم غیب — اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کا کیا گیا ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ قیمت ۲ر

ضروری مسائل رمضان المبارک — روزے کی فضیلت اور تاکید اور رمضان کی بزرگی میں نہایت عمدہ دلائل دیئے گئے ہیں قیمت ۲ر

الکتاب المجید فی وجوب التقلید — اس میں تمام دنیا کے وہابیوں کے اعتراضات کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ۸ر

روضۃ الانبیاء یعنی قصص الانبیاء — اس میں تمام انبیاء علیہم السلام یعنی آدم سے تا رسول اللہ صلعم تک اور رسول اللہ صلعم کے بعد تمام جنگوں کا ذکر تفصیلوار معہ حالات امام احمد حنبل تک درج ہیں۔ قیمت ۱۲؁

تذکرۃ الاولیاء اردو — اس مبارک کتاب میں بڑے بڑے اولیاء کرام کے مفصل سوانح زندگی اور حالات مبارکہ درج ہیں۔ جنکی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱۲؁

اردو لغات فیروزی — اس میں تمام اردو الفاظ کے معنے انگریزی ڈکشنریوں کی مانند درج ہیں۔ نہایت عام فہم اور آسان ہے۔ حجم ۱۰۵۰ صفحات قیمت ۱۲؁

عربی لغات فیروزی مکمل جلد اول — انگریزی ڈکشنریوں کے موافق [illegible] ہے [illegible] عربی [illegible] مل سکے۔ قیمت للعہ

لغات القرآن — اس میں قرآن مجید کے جملہ الفاظ کو معنی نہایت تحقیق کیساتھ بترتیب حروف تہجی بیان کئے گئے ہیں۔ شروع میں صرف و نحو عربی کی مختصر مگر جامع اصول و قواعد بھی درج کر دیئے گئے ہیں اردو خوان اصحاب بغیر مدد استاد کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں قیمت عہ

گلدستہ مناقب تیہ معہ شجرہ شریف — رسالہ پنجابی زبان میں [illegible] اعلیٰ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

مسائل الزکوٰۃ — مسئلہ زکوٰۃ کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے اس کتاب میں درج ہے۔ قیمت صرف ۴ر

اسماء الحسنیٰ — اس میں باری تعالےٰ کے ننانوے ناموں کے خواص و برکات کی تفصیل بسم اللہ شریف اور دیگر اوراد اور وظائف کے علاوہ تعویذات نادرہ درج ہیں۔ نہایت قیمتی نسخہ ہے۔ باینہمہ قیمت ۴ر

تحقیق گوشت خوری معہ مسئلہ قربانی گائے — اس میں آریہ و دیگر منکرین کے اعتراضات کا قرآن و حدیث و ادلہ عقلیہ سے نہایت مفید [illegible] قوم تحریر کیا گیا ہے ناظرین خود ہی پڑھیں [illegible]

ترغیب الحج والزیارت لحصول الاجر والافادۃ — معہ تاریخ مدینہ منورہ [illegible] نام سے ظاہر ہے۔ قیمت [illegible]

نظام خیر الانام لحفظ الخلافۃ والاسلام — اس کتاب میں تمام ان قوانین اسلام کا ذکر دلچسپ [illegible] میں کیا گیا ہے۔ جن پر عمل کر کے اہل اسلام [illegible] مذہب ملت و خلافت کو اغیار کی دستبرد سے بچا سکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک عالمگیر نظام کے ماتحت جمع ہو کر دینوی ترقی کر سکتے [illegible] قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

رسالہ بیعت — اس رسالہ میں بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا ہے کہ بیعت مروجہ [illegible] مستحسن طریقہ ہے۔ مخالفین کو دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں ۲ر

فیض ربانی در شرح دعاء سریانی — پنجابی نظم میں نہایت عمدہ شرح ہے ۳ر

سوانح حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی — مترجمہ مولانا مولوی محمد فضل خاں صاحب چنگا بنگیال راولپنڈی ۳ر

مجموعہ احادیث والقرآن فی الحقوق النسوان — عورتوں کے حق میں وصیت [illegible] کیسا تبہ گذران کرنے کو بیان [illegible]

فتاویٰ — مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ابن مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے چند اشخاص کے سوالوں کا جواب تحریر [illegible]

[illegible] — اس رسالہ میں اردو شاعری کے قوانین مفصل [illegible] شائقین کے لئے مفید ۳ر

بہشتی جوہر — اس رسالہ میں عورتوں کے لئے تحصیل علم و [illegible] نظام خانہ داری اور اطاعت شوہر اور خاوندوں کے [illegible] گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کی تاکید و ترغیب مذکور ہے۔ عورتوں کو چاہیے کہ اس کے موافق عمل کریں اور اس کے مرتب کرنے والے کو دعاء خیر سے یاد فرماویں۔ قیمت

المشتہر — مینیجر اخبار الفقیہ امرتسر۔